

اِنَّ الْفَضْلَ الَّذِي مَنَّكَ اللهُ بِشَاوِطِ اَنْ عَسَدٌ يَبْعَثُكَ بِاَمْتِ مَا حَمَلُوا

قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر: علامہ غلام نبی
The DAILY ALFAZL QADIAN.

ذوالحجہ

تارکاتہ
الفضل
قادیان

منفرد اعلانات
اداریوں کی فتنہ انگیزی
ڈاکٹر اقبال کی اس لیے
کاغذی بصرہ صحت
ڈاکٹر سحر محمد اقبال صاحب کے
بیان پر نظر صدی جو بات
کے شرمناک ہے وہ اداروں کے
ہے۔ مندرجہ ذیل فریضہ تبلیغ
حضرت ابوالخیر صاحب

قیمت ششماہی روپوں ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۲ مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۵۲ھ یوم شنبہ مطابق ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء نمبر ۱۶۳

المنہج

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ کی زہریلی ہوا سے بچنے کے لیے رحمن کی حفاظت طلب کرو

(فرمودہ ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء)

قادیان ۲۳ مئی۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی
ایده اللہ تعالیٰ کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ حضور کل
تشریف لائے آئیں گے۔ اور جمعہ کی نمازیہاں پڑھائیں گے۔
حضرت مفتی محمد صادق صاحب لاہور سے واپس تشریف
لے آئے ہیں۔ خدا کے فضل سے پیپلے کی نسبت صحت اچھی ہے۔
نظارت امور عامہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگلے دیوسے
حکام سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ قادیان سے لاہور
امرت اسر۔ گورداسپور کے دوروزہ واپسی ٹکٹ رعایتی
کرایہ پر جاری کئے جائیں۔ اسب اطلاع موصول ہوئی
ہے۔ کہ یکم جون ۱۹۳۵ء سے ایسے ٹکٹ مستذکرہ
منقالات کے لئے مندرجہ ذیل شرح کرایہ پر جاری کر دیئے
جائیں گے۔
لاہور۔ ایک روپیہ گیارہ آنے۔ امرت سر پندرہ آنے
گورداسپور تیرہ آنے۔

تو تجلیات الہی اپنے فضل کے پانی سے اس ناپاکی کو دھو
ڈالتی ہیں۔ اور انسان بشر طیکہ ثابت قدم رہے۔ ایک قلب
لے کر نئی زندگی کا جامہ پہن لیتا ہے۔ گویا کہ اس کا تو دل ثانی
ہوتا ہے۔ دوزیر دست لشکر ہیں جن کے درمیان انسان
چلتا ہے۔ ایک لشکر رحمن کا۔ دوسرا شیطان کا۔ اگر یہ لشکر
رحمن کی طرف جھپک جائے۔ اور اس سے مدد طلب کرے
تو اس سے بحکم الہی مدد دی جاتی ہے۔ اور اگر شیطان کی
طرف رجوع کیا۔ تو گناہوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے پس
انسان کو چاہیے۔ کہ گناہ کی زہریلی ہوا سے بچنے کے لئے رحمن
کی حفاظت میں ہو جائے۔ (رو حکم ۱۶۔ جون ۱۹۳۵ء)

دومن کا مہل قلب اسرار الہی کا خزانہ ہے۔
جو کچھ اس پاک لوح انسانی پر منقش ہوتا ہے۔ وہ
آئینہ خدا نما ہے۔ مگر انسان جب صنعت بشریت سے
سہو و گناہ کر بیٹھتا ہے۔ اور پھر ذرا بھی اس کی پروا
نہیں کرتا۔ تو دل پر سیاہ رنگ بیٹھ جاتا۔ اور رفتہ
رفتہ قلب انسانی کہ خشیت الہی سے گداز اور شفاف
تھا۔ سخت اور سیاہ ہوتا جاتا ہے۔ مگر جو ہی انسان اپنی
مرض قلب کو معلوم کر کے اس کی اصلاح کے درپے ہوتا
ہے۔ اور شب و روز نماز میں دعائیں۔ استغفار و توبہ اور
تعلق جاری رکھتا ہے۔ اور اس کی دعائیں انتہا کو پہنچتی ہیں۔

ڈاکٹر اقبال کی اپیل پر ایک غیر مسلم کا تبصرہ

اخبار سٹیشن کلکتہ کے مدیر کے نام کسی مسٹر اے ڈین شاہ نے ایک مراسلہ بھیجا۔ جو سٹیشن میں درج ہو چکا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اقبال نے اپنی اپیل میں مذہبی موضوع کو سیاسی بازیگاہ میں لانے کی کوشش کی ہے اس پر آپ کا مقالہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی مبصرانہ تلخ نوائی کے مقابلے میں قابل تحسین اعتدال کا منظر ہے۔ وہ لوگ جنہیں ڈاکٹر موصوف سے عقیدت ہے۔ اور ان کے جو ہر خداداد کے شتا خواں ہیں۔ انہیں یقیناً افسوس ہوا ہوگا کہ اس نوع کی بحث کو اپنی بین الاقوامی شہرت سے دہنی کرنے کی کوشش کی ہے۔ غیر مسلم طبقہ شاید اس سے اتفاق کرے۔ کہ سر محمد اقبال ان تمام واقعات کا جو اسلام کی وحدت ملی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ محاسبہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک ان کے پروردگار لائل کے سیاسی پہلوؤں کا تعلق ہے۔ آپ نے بہت غیر جانبدارانہ طریق سے پرکھنے کی کوشش کی ہے۔ مسلمانوں کے اس مذہبی اختلاف پر جس سے مسلمانوں کی حیات ملی میں دور رس اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مجھے مزید روشنی ڈالنے کی خواہش نہیں۔ اور نہ ہی میں اس سیاسی گورکھ دھندے میں الجھنا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد عملی ہے۔ جس کا انحصار صرف دو اصول پر ہے۔ اول وہ مجوسی نظریہ جس کے ساتھ سر اقبال نے احمدیت کو وابستہ کیا ہے دوم بحیثیت ایک مذہبی محقق کے مجھے لگتا ہے تحریک احمدیت کا بغور مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے اور ایک دفعہ ان کے جلسہ عام کی صدارت کا فخر بھی حاصل ہوا۔ ایک غیر مسلم سے ان کا یہ رویہ مذہبی واداری کا بہترین آئینہ دار ہے۔

مجوسی ثقافت لازمی طور پر دین زرتشت سے متعلق ہے۔ گو دونوں ایک نہیں۔ بعض کے خیال میں یہ تیلٹ دیہودیت دونوں پر ساری دھاری ہے۔ کیونکہ مؤخر الذکر ادیان کی نمایاں خصوصیات مجوسی کلچر سے ہی ماخذ ہیں۔ میں ایک مثال دیکھ اسے اور واضح کر سکتا ہوں۔ دور حاضر کی مذہبی تحقیقات اسے مزید تقویت بخشتی ہے۔ کہ دوزخ و بہشت۔ وحدت وجود اور جزا سزا کا مرکزی خیال جو یہودیت۔ عیسائیت اور اسلام کا مشترکہ خیال ہے۔ اس کا سرچشمہ دین زرتشت ہی ہے۔ اب

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ حقیقت مختلف ادیان مذکورہ بالا کی عظمت میں سیدراہ ہو سکتی ہے۔ خود ڈاکٹر صاحب موصوف نے بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ مجوسی تمدن کا انحصار نسلی خیالات پر تھا۔ حقیقت میں مجوسی قدیم آریاؤں ہی کی ایک شاخ ہیں۔ اور اگر ان کا کلچر۔ سٹیک توہم پر اثر انداز ہوا۔ تو اسکی وجہ مجوسی کا عمیق روحانی تصوف ہے۔ وہی مجوسی جو حکیمان مشرق کے نام سے مشہور ہیں۔ اور جو بائبل کے توسط سے مذہبی دنیا سے متعارف ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی شکایت کا لب لباب یہ ہے کہ قادیانیت کی بنیاد چونکہ مجوسی اصول پر استوار کی گئی ہے۔ اس لئے یہ اتحاد ملت کے لئے زہر قاتل ہے۔ یہ وہ نظریہ ہے۔ جس کو اپنے نرم گز مفاہم پیرائے میں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

مزید برآں میں اور ثبوت دے سکتا ہوں۔ کہ مسلم لٹریچر نے کہا تک ایرانی اثر قبول کیا۔ روسی فاضل ~~.....~~ پر مدعا وضع کرتی ہے۔ کہ ایرانی عنصر تاریخ اسلام میں فارسی اور داخلی طور پر پیش از پیش پایا جاتا ہے اور جہاں تک تحریک احمدیت کا تعلق ہے۔ علامہ اقبال کی عدم رواداری کی محبت بہت ادق اور انسانی دراک سے بالا ہے۔ اس میں تو مطلق شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ اس تحریک کا انحصار یقینی طور پر رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن مجید پر ہے۔ اور ان لوگوں کو تو اس میں ذرا بھی کلام نہیں جن کو میری طرح احمدیوں سے واسطہ پڑا ہے۔

سچ ہے۔ کہ اس تحریک کا ابتدائی مدارج میں غیر مسلموں سے تصادم ہوا۔ اور حکومت کو ناگوار حالات کو رونق کرنے کے لئے اپنا اثر استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ یہ دلیل ہے احمدیوں کے جوش اسلامی کی۔ عملی بنیاد القیاس مسند اجرائے نبوت بھی جس کو علامہ اقبال نے اسلام کے لئے طرفان مصائب قرار دیا ہے۔ قادیان نے اس مسئلہ کی صداقت کو نصوین قرآنیہ کی روشنی میں واضح گات کر دیا ہے اگر یہ جماعت اپنا پیغام سب مسلموں اور غیر مسلموں تک پہنچانے کی مدعی ہے۔ تو بھی یہ مقصد سر اقبال

کے اپنے ہی فریضے سے ہم آہنگ ہے کہ اسلام اقوام گیتی کو متحد کرنا چاہتا ہے۔ ایک مذہب میں فردی اختلافات کے بدترتج کو سمجھنا سہل امر ہے۔ جن کے بصیرانگ اثرات سے دنیا کا کوئی مذہب نہیں بچ سکا۔ احمدیت کے تاریخی وجود کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا امر دیکھو ہے۔ اس بارے میں سر محمد اقبال کے فریضے کو تسلیم کرنا روم کے وقار کی خاطر تاریخ انگلستان پر ریفرار میش کے اثرات کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ ان چند سالوں میں مسلمان احمدیہ نے جس روحانی اور جماعتی نشاۃ ثانیہ کا مظاہرہ کیا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس لئے نتیجتاً ہر ایک صفا باطن انسان یہ امید کر سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کے پرستاران توحید احمدیوں کے اسلام کے اندر اور اسلام کی خاطر ایک نئی تحریک کے اجراء کی ضرورت پر صفت ماتم نہیں بھیجائیں گے۔ برعکس اس کے قادیان جیسی جماعت کی تاریخی زندگی کو کبھی اور کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

احرار اور کواچی تک پر نہیں ملا

مسلمانوں کی پستی اور انحطاط پر اہل الراسے عصر سے خون کے آنسو بہاتے پتلے آرہے ہیں۔ اور ان کی اصلاح کے لئے تجاویز بردئے کار لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے مسلمان من حیث القوم در ماندہ اور مدہوش پڑے ہیں۔ اور جب ہوش آتا ہے۔ تو بدستوں کی طرح آپس میں لڑنے جھگڑنے لگ جاتے ہیں۔ واقعات اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ آج مسلمانوں کی توہین بجائے کسی مفید اور تعمیری پروگرام پر خرچ ہونے کے آپس کی تخریب میں خرچ ہو رہی ہیں۔ اسات استدر مرچکے ہیں۔ کہ اپنی تباہ حالی پر سرشہ خواں ہونے کے باوجود اس تباہی سے بچنے کی فکر نہیں کرتے۔

مسلمانوں کا یہ دور جمود پہلے ہی کچھ کم افسوسناک نہ تھا۔ کہ اجرائی اب رہے ہے اسلامی اخلاق کو بھی مٹا دینے پر تل گئے۔ اور وہ تمام رذائل انہوں نے اختیار کر رکھے۔ جو اخلاق سے عاری انسان اختیار کر سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمان جو پہلے ہی نا اتفاقی کا شکار تھے۔ بغض و عداوت کی بھڑکتی ہوئی بھٹی بن گئے ہیں۔ اور

اسکا انہیں خود اعتراف ہے۔ چنانچہ حال میں انہیں میں شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر عزیز ہندی نے تقریر کرتے ہوئے بالفاظ احسان مسلمانوں سے کہا۔

”اگر آج وہ متحد ہو جائیں۔ تو ہر طرف سے فتح نصیب ہو سکتی ہے۔ آج ڈاکٹر کچھو ایک طرف مولانا قمری دوسری طرف۔ مجلس اجراء ادھی طرف مسلم لیگ اور دیگر اسلامی انجمنیں اپنا اپنا اصول پیٹ رہی ہیں۔ اور علیحدہ علیحدہ چھوڑی پک رہی ہے لیکن دراصل مسلمانوں کو سچا رہبر نہیں ملا۔ اس لئے آؤ۔ اور ہر ایک گلی کو پیہ میں جلسہ کر کے انجمنیں قائم کرو۔ اور ان کا ایک مرکز بنا کر کام کرو۔“

(احسان ۱۵ مئی) مسٹر عزیز ہندی نے جو کچھ کہا۔ اس کی صحت میں کلام نہیں۔ مسلمانوں کی نا اتفاقیوں حد اعتدال سے گذر چکی ہیں۔ جن کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو سچا رہبر نہیں ملا لیکن سچا رہنما گلی کو چوں میں جیسے کر کے انجمنیں قائم کرنے سے نہیں مل سکتا۔ اسے خدا تعالیٰ ہی بھیج سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے صحیح دیا۔ جب تک مسلمان اسے قبول نہ کریں گے۔ کبھی ایک مرکز پر جمع نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہ ادا نام کے جنگلات میں سرگردان پھرتے اور بھٹکتے رہے تو ان کے حصہ میں بجز خسران و تباہ کے اور کچھ نہ آسکتا۔

کارکنان تبلیغ جماعتہا احمدیہ

(۱) ترکیب ۱۳ معنوںہ ”پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا دراز دس ہزار کی تعداد میں طبع ہو کر مفت اشاعت کے لئے جماعتوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ پوری کوشش سے اصابت ذریعہ اسکی اشاعت وسیع پیمانہ پر کرانے کا انتظام کریں۔ نظارت دعوت و تبلیغ نے اسکا فرم محفوظ رکھو ایسا ہوا ہے۔ جن کارکنان تبلیغ کو زیادہ تعداد میں اسکی اشاعت مطلوب ہو۔ وہ جلد ہی اطلاق دیں۔ تا مزید اسے بھیجا جاتا ہے۔

ایسے آرڈرز جو صریحاً اللہ بخش صاحب احمدی پرنسٹر کو براہ راست بھیجوائے جاسکتے ہیں۔ اور وہ ان کی تعمیل آرڈر صائی روپے ہزار کے حساب سے کریں گے۔ (۲) ایک ڈسٹریکٹ چوسنے سے نظارت دعوت و تبلیغ نے بھیجا جاتا ہے۔ کارکنان تبلیغ نظارت سے خط و کتابت کر کے یہ بھی حاصل کریں۔ اور جب ہدایت اس پر اپورا فائدہ اٹھائیں ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے بیان پر نظر

(۲)
راز جناب حقانی جکوالی - ایم - اے

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے فرمایا ہے:-
"مختلف اسلامی فرقوں کے باہمی مناظرے اسلام کے اہم اساسی اصول پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ جن پر تمام فرقے اپنے تمام اختلافات اور ارتداد و الحاد کے فتوؤں کے باوجود متفق اور متحد ہیں؟ (احسان)

علامہ موصوت نے اپنے بیان میں سوئے ختم نبوت کے اور کسی اصل کا صراحتاً ذکر نہیں فرمایا۔ آپ کے نزدیک "اسلام کی وحدانیت ختم نبوت کے عقیدہ ہی پر مبنی ہے" اور آپ اس کو "ثقافت کی تاریخ میں غالباً سب سے پہلا اچھوتا عقیدہ" قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک اس کے اچھوتے پن کا تعلق ہے۔ "افضل" میں موصول جواب آچکا ہے۔ میں علامہ موصوت کی ایک قاش علی غلطی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں:-

مجموعی ثقافت اور ختم نبوت

ڈاکٹر صاحب نے اپنا بیان اس انداز سے شروع کیا ہے۔ گو یا مجموعی ثقافت اور اجراءے نبوت کا عقیدہ لازم ملازم ہیں حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ جن اقوام کی ثقافت کو آپ مجموعی ثقافت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ سب کی سب ختم نبوت کا عقیدہ رکھتی ہیں۔ یہود کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نبوت ختم ہو گئی۔ اور انہیں ایک پر لسنے نبی کی انتظار ہے۔ جو دین موسوی کو تمام ادیان پر غالب کر کے دکھائے گا۔ اور تمام دنیا پر یہودی حکومت قائم کرے گا۔ اسی طرح عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ نہ کسی نئے نبی کی آمد کے۔ نہ زرتشتی بھی فرزند ان زرتشت کی راہ دیکھتے ہیں۔ جو دین زرتشت کی ترویج و اشاعت کریں گے۔ نہ کہ نئی نبوت کی بنیاد رکھیں گے۔ وئے ہذا القیاس۔

علامہ مطلب یہ کہ مجموعی ثقافت کی استیلازی خصوصیت ختم نبوت کا عقیدہ ہے نہ کہ اجراءے نبوت کا۔ ان تمام اقوام کے نزدیک ان کا رسول آخری رسول ہے جس کے بعد سلسلہ نبوت منقطع ہو چکا۔ اور اگر کسی شخص کی آمد کا انتظار ہے۔ تو محض اس لئے کہ ان کے رسول کے دین کو تمام ادیان

پر غالب کرے۔ اور اس قوم کو تمام دنیا کا حکمران بنا دے۔ پس علامہ موصوت کا ختم نبوت کے عقیدے کو اچھوتا بتانا نہ صرف تاریخی طور پر غلط ہے۔ بلکہ یہ ان اقوام کا عقیدہ ہے۔ جن کی ثقافت انہیں لرزہ بر اندام کے ہوتے ہے:-

علامہ اقبال اور ختم نبوت

افسوس ہے۔ میں اس جگہ ان تمام اہل الطبیعیاتی اور "علیاتی" نظریات پر بحث نہیں کر سکتا۔ جن کی بنیاد پر علامہ موصوت نے ختم نبوت کے عقیدے کی عمارت کھڑی کی ہے۔ میں اس عنوان میں ڈاکٹر صاحب کی کتاب "تشکیل جدید الہیات اسلامیہ"

Reconstruction of Religions
Thought in Islam

ایک عام فہم دلیل اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

آپ کے نزدیک نبی گویا اس صوفیانہ شعور رکھنے والی ہستی کا نام ہے۔ جو کائنات کی "حقیقت" سے "بحیثیت مجموعی" آشنا ہوتی ہے۔ اور اپنی "انفرادیت" و "علیوہ و قد" کی حدود کو توڑتی ہوئی حیات اجتماعی پر اس طرح چھا جاتی ہے۔ کہ وہ نئے رنگ و نئے انداز میں کا ردار مکان و زمان میں جلوہ فرما ہوتی ہے۔ ایک صوفی اور نبی میں یہ فرق ہے کہ صوفی "مشاہدہ ذات" میں ایسا محو ہوتا ہے۔ کہ اسے "مزاج حقیقت" سے اتر کر میدان آب و گل میں آنے کی ہوش ہی نہیں رہتی۔ برخلاف اس کے نبی قلب کی اعتقاد گہرائیوں میں اتر کر اور حقیقت عالم سے "قوت و اختیار" پا کر میدان عمل میں گامزن ہوتا ہے۔ قدیم کو مشاہدہ اور زندگی کی نئی شاہراہیں کھولتا ہے:-

"حقیقت عالم" یا خدا سے تعلق کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ بذریعہ وحی۔ لیکن قرآن حکیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ وحی انسان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ دنیا کا ہر ذرہ اس فیض سے فیضیاب ہے۔ ایک ننھا پودا جو وسعت مکانی میں اپنی شاخیں پھیلاتا ہے۔ ایک حیوان جو جہد لبذا کی کشمکش میں نئے ماحول کے مناسب حال عضو مرفوض وجود میں لاتا ہے۔ اور

ایک انسان جو زندگی کی مخفی گہرائیوں سے نور حاصل کرتا ہے۔ سبھی اسی خیز قدرت کے زمین مست ہیں۔ ہاں کچھ شک نہیں۔ کہ نئے زندگی ہر طرف کے مناسب حال شکل اختیار کرتی ہے۔ اور ہر "زندہ" اپنے کام و دہن کے لحاظ سے اس کی کیفیات سے عطا اندوز ہوتا ہے:-

انسانیت کے عہد غلی میں عقل و شعور ترقی کی اس منزل تک نہیں پہنچا تھا۔ جہاں عقل تجربہ دوست "شعور عقل ناشناس" سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔ عہد قدیم میں انسان نقل کو بچوں کی طرح سہاروں کی ضرورت تصور کرتا تھا اس امر کے محتاج تھے۔ کہ انہیں بسنے بنانے افلاکی قانون اور زندگی کی مشاہیر پر مبنی ہادی جائیں۔ جہاں وہ بلا جوں و چرا "تفکر و اختیار" کی کشمکشوں میں مبتلا ہوتے بغیر چلتے پاتیں

لیکن
آخر وقت آ گیا۔ کہ عقل تجربہ دوست "نئے اپنا تسلط چھایا۔ اور "ذوق اختصار" کو حلقہ غلامی پہننا پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مجب البحر ہے۔ "جوئے عشق" اور "جوئے عقل" کا اتصال ان کی ذات مبارک میں ہوا۔ اور قرآن حکیم کی شکل میں نمودار ہوا۔ وحی قرآن عقل استقرائی کے تقاضوں کو پورا کرتی بلکہ ان کی تقویت کرتی ہے۔ کہ اب اسی کو اپنا راہز بناؤ۔

"اسلام کی پیدائش"
ذہن استقرائی کی پیدائش ہے سلام میں نبوت اپنے آپ کو مستوح کرنے کی ضرورت کے دریافت کرنے میں اپنی تخیل کو پہنچتی ہے اس سلسلہ ختم نبوت میں یہ تخیل کا فرما ہے۔ کہ کاروان حیات ہمہ کے لئے ٹیکیلوں سے وابستہ نہیں رکھا جاسکتا۔ شعور کلی ہ کے حصول کے لئے ضرورت ہے کہ انسان کو بالآخر اپنی استعدادوں پر چھوڑ دیا جائے اسلام میں ملائیت اور موموتی ملوث کی تخیل قرآن حکیم میں عقل و تجربہ سے مستو۔ اپیل اور اس کا "فطرت" اور تاریخ کے نشانی علوم کا ماخذ ہونے پر زور دینا۔ یہ تم ختم نبوت کے تخیل ہی کے مختلف پہلو ہیں

سادہ الفاظ میں خلاصہ دلیل

در جس طرح نباتاتی اور حیوانی زندگی میں عقل و شعور اس منزل پر نہیں پہنچے۔ جہاں کہ وہ وحی حقیقی کی مدد کے بغیر نشوونما پا سکیں اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کی آمد سے پہلے انسانیت کی عقل و تدبیر اتنی تربیت یافتہ نہیں ہوئی تھی۔ کہ بغیر ہدایت و تخیل کے زندگی کے مراحل طے کر سکے۔ اس لئے

قدرت نے اختصار کو کام میں لاتے ہوئے انبیاء بھیجے۔ تاکہ وہ انہیں بسے بنائے اصول و قوانین بنا دیں۔ جن کی روشنی میں وہ منازل زندگی طے کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ ایک طرف تو زمانہ قدیم سے تعلق رکھتی ہے یعنی علوم ظاہری و باطنی کا منبع وہی پیرانا یعنی وحی رسالت ہے۔ لیکن دوسری طرف اس کا عہد جدید سے یوں تعلق ہے۔ کہ وحی قرآنی عقل و تجربہ و مشاہدہ پر زور دیتی ہے۔ اور "خود ہی" کی تربیت کا سبق سکھاتی ہے۔ کہ خود غور و فکر کر کے کائنات کے رموز و اسرار دریافت کرو۔ اب انسانیت اس درجہ پر پہنچ گئی ہے۔ کہ اس کی تکمیل کو وحی چاہیے۔ اور اسے گلستان علم میں خوش چینی کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے۔ یہی حکمت ہے اس امر میں کہ اسلام میں ملائیت و خود مختار موموتی ملوثیت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ "وحی و الہام" سرے سے ہی مفقود ہو گئے ہیں۔ مشاہدہ گواہ ہے۔ کہ یہ حقیقت الامر ہے فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ختم نبوت کے عقیدہ سے اس "تجربہ" کے متعلق ہمارا اندازہ نگاہ بدل جاتا

یہ عقیدہ ایک آزادانہ قدرت نکتہ نگاہ پیدا کرنے میں ممد و معاون ہوتا ہے۔ اور ہم پر اس شخص کی پیروی لازم نہیں رہتی۔ جو "بقی العادت مشاہدہ" کی بنا پر اپنی ذات کو ذیل اطاعت بتاتا ہو۔ اس تمام ذاتی اقتدار کو جو اپنی بنیاد و فوق العادت منبع پر رکھتا ہے۔ اب انسانی تاریخ میں قائم ہو گیا ہے۔ جس طرح قدرت کی مختلف طاقتوں کو دیوتا ماننے کی وجہ سے لوگ آزادانہ قدرت کی نشہ اور اس کے اسرار پر بستہ کے کھولنے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے۔ اسی طرح الہام و وحی کی کیفیات کلی مطلقہ اس وقت تک نہیں جاسکتا جب تک اس اقتدار کو مشاہدہ دیا جاوے۔ جو اپنی قوت مافوق القدرت ماخذ بنا کر حاصل کرتا ہے:-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم نبوت کا عقیدہ بیان فرما کر اور ان مباحث کی انقیادی کیفیات کا خود مطالعہ کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ اب اس کو دیگر منبع ہائے علوم کی طرح سمجھنا چاہیے۔ اور اسے کوئی خرق عادت اہمیت نہیں دینی چاہئے بلکہ علم الہامات علمی معیار پر پرکھے جانے چاہیے اور اس کی ذات کو مفقود ماننے کی ضرورت نہیں:-

اس دلیل کی سطحیت ظاہر ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کے مفروضات جن پر ان کی دلیل کی بنیاد ہے۔ بحث نہیں کرنا چاہتا۔ ڈاکٹر صاحب کی ذہنی کاوشیں ان کے لئے بلائے بے درماں شکر رہ گئی ہیں۔ وہ ایک تہذیب کے عالم میں ہیں۔ ایک طرف تو وہ اس بات کے لئے بے قرار نظر آتے ہیں کہ مذہب کی ضرورت کو یورپین یونیک پروواج کریں۔ اس لئے وہ الہام و وحی کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ اور اس کی حقیقت پر دلائل لاتے ہیں۔ دوسری طرف ان کی ارادی طرح کسی عقیدہ کے دامن سے وابستہ ہونے سے مانع ہے۔ وہ خود اپنے کلام میں کئی بار اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ عقل و عشق کی پیمکار انہیں پریشان حال رکھتی ہے۔

خرد بیزار دل سے دل خرد سے (بال جبریل) ختم نبوت کے متعلق ہمارا عقیدہ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء و رسل کے ہونے میں۔ صاحب شریعت و غیر شرعی۔ صاحب شریعت نئی کتاب نہ بنی شریعت لاتے ہیں۔ ان کے بعد جب قوم ان کی شریعت کو اپنی عقل نامہ کے باعث غلط دیکھ دے لیتی ہے۔ تو ایسے ہی نبوت پر ہے۔ جو ان کو نامہ نہیں پر حقیقت اصل و اصل کر دیتے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت بنی تھے۔ جب یہود نے ان کی تعلیفات کو بگاڑ دیا۔ تو خداوند تعالیٰ نے پے در پے بنی اسرائیل میں انبیاء مبعوث کئے جو لوگوں کو شریعت موسوی پر چلا تے تھے۔ اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت بنی ہیں۔ اور آپ کی شریعت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ مکمل اور اتم ہے۔ لہذا قرآن حکیم کے بعد کسی نئی کتاب کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ یہ خطرہ ہر وقت لاحق ہے۔ کہ کئی پرورد علماء اور کوشش فلاسفر تعلیفات ربانی کو بگاڑ نہ دیں۔ رصیا کہ قرون وسطیٰ میں یونانی فلسفہ کے اثر کے ماتحت کیا گیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاں ہر مدی کے سر پر محمد مصطفیٰ کا وعدہ فرمایا۔ وہاں ایک نبی اللہ کے آنے کی بھی بشارت دی۔ یہ نبی ایک استی نبی ہوگا۔ جو ایمان کو تریا سے اور قرآن کو افاق سے لانے گا۔ اور تعلیفات الہیہ کے کوششوں کو بصیرت بخشنے گا۔

در اصل ڈاکٹر صاحب کو عام مسلمانوں کی طرح یہ غلطی لگی ہے۔ کہ ہر نبی کا صاحب کتاب و صاحب شریعت ہونا لازمی ہے۔ ورنہ میرا خیال ہے جس قسم کی نبوت کے اجراء کے ہم قائل ہیں۔ اس سے

ڈاکٹر صاحب کو معنی کوئی اختلاف نہیں۔ گو لفظ جہلا کے خوف سے وہ کئی ایسی اختلافات کیوں نہ کریں۔ اس دعویٰ کا ثبوت سند جہ ذیل نظر میں لینگا۔

اجرا کے نبوت اور ڈاکٹر صاحب
علامہ موصوف نے دیر سے علماء میں اسلوب سوسائٹی لندن میں ایک مقالہ بعنوان "کیا مذہب متن ہے" پڑھا تھا۔ میں اس مقالہ سے صرف دو باتیں بطور مبادیات پیش کرنا چاہتا ہوں مذہب کے امکان کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے۔ ہر ملک و ہر زمانہ میں ماہرین مذہب کا ایمان رہا ہے۔ کبھی ایسی ہستیاں پائی جاتی ہیں۔ جن کی باطن قوتیں "اس قدر بیدار ہوتی ہیں۔ کہ وہ "حقیقت سے براہ راست تعلق پیدا کر لیتی ہیں اور ان کا یہ باطنی شعور انسانی کے تمام شعور سے قریب ہی ہوتا ہے۔ یہ بلند مقام تجربہ اپنی گود میں اُم و عرفان کی دنیا لئے ہوتے ہے۔ اور عام طور انسانی کے کسی طرح کم قابل اعتبار نہیں اگر یہ ثابت ہو جائے۔ تو مذہب کا امکان ثابت ہو جاتا ہے۔ بدیگر الفاظ علامہ موصوف کے نزدیک مذہب کا امکان صاحب تجربہ لوگوں کی ذات سے وابستہ ہے۔ بغیر الہام کے مذہب مردہ ہے اور بغیر علم کے کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ آپ سلب موصوفی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ قرآن مجید سمجھا ہی نہیں جاسکتا۔ جب تک ہ طلب یون پر اسی طرح نازل نہ ہو جس طرح سول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ لہذا آپ کے نزدیک مذہب کا امکان الہام و وحی سے وابستہ ہے۔ اور اسلام کا احیاء ایسے شخص سے ہی ممکن ہے۔ جو اسرار قرآنی سے واقف ہو۔ یہ ممکن نہیں۔ جب تک اس کا قلب مودود و مودود ہو۔

جہاں ایک شرعی نبوت کے ختم ہونے کا تعلق ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے متفق ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بھی احیاء اسلام کا مسکہ درپیش ہے اور ہمارے سامنے بھی۔ ان کے نزدیک بھی بغیر صاحب الہام کے یہ ممکن نہیں۔ اور ہمارے نزدیک بھی حیرت ہوتی ہے۔ کہ بایں ہمہ استناد و اتفاق ڈاکٹر صاحب اجماعیت سے اس قدر کیوں خفا ہیں۔ آپ مرد حق کی تلاش کی نصائح کرنے کے بڑے سادی ہیں۔ کہیں وہ بات تو نہیں جو منہدیہ بن اشعار میں آپ نے بیان کی۔ تو ہم اصرار سے کہ تو زادی دریاں اور بلا غرق است و کم داند زہاں چوں بین از نقطہ جاں ارزاں شود مرد خود در خویش تن بینہاں شود

در نیاید جستجو آں مرد را گر چه بسند رو بود آں مرد را یا کہیں "رقابت" کا جذبہ تو کار فرما نہیں جو مندرجہ ذیل شعر سے مترشح ہوتا ہے۔

گر نیاید جستجو آں مرد را از اب و جد آنچه من دارم بگیر کیا آپ کو بھی ایک علم کی طرح اسرار قرآنی سے واقف ہونے کا تو دعوے نہیں کیا جس طرح بقول نامہ نگار "احسان" علامہ مشرقی مہدی بننے کی طیاریاں کہہ رہے ہیں۔ آپ بھی اسکی شکی میں سوار ہونے کی تمنا تو نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر صاحب کے سامنے تشکیل جدید الہیات اسلامیہ و احیائے ملت اسلامیہ کے مسائل درپیش ہیں۔ اور یہ بغیر فہم قرآن ممکن نہیں۔ علماء کے متعلق تو آپ کی رائے ہے۔

بے نصیب ادھکت دین نبی آسماش تیرہ از بے کو کبھی کم نگاہ و کور۔ ذوق و ہرزہ گرد ملت از قال و اتولش فرد فرد

مکتب و ملا و اسرار کتاب
کور مادر زاد و نور آفتاب

دین کا فکر و تدبیر جہاد دین ملا فی سبیل اللہ فساد سوائے مرد حق احیاء اسلام ممکن نہیں۔ اور مرد حق از کس نگیرد۔ ملک و بو مرد حق از حق پذیرد رنگ و بو علم و مامور کی شناخت کا طریق آپ کا یہ خیال درست ہے۔ کہ بے شمار لوگ علم و مامور ہو سکتے ہیں۔ ہم ہر مذہبی طالب آفتاب کو کس طرح مان لیں۔ ڈاکٹر صاحب اگر آپ بڑا نہ مانیں تو عرض کروں۔ کسی زمانہ میں کسی نبی کو بھی بغیر علمی و عملی معیاروں پر پرکھے کے نہیں مانا گیا۔ اور نہ ماننا چاہئے تھا۔ ہر زمانہ میں مفسر علی اللہ ہونے لگے ہیں۔ جس طرح علوم ظاہری میں سچ جھوٹ کی تیز کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح یہاں بھی جیسا علوم ظاہری ہیں چند جہلا کی وجہ سے علماء حقیقی کا انکار کرنا مناسب نہیں۔ ویسا ہی چند کاذب مدعیان نبوت کے باعث صادقوں کا انکار کرنا عقلمندی نہیں۔ محض مکار لوگوں کے وجود کے خدشہ سے باب نبوت کو بند کرنا تو ناہنجاری ہے۔ حقیقتاً جب تک عہد حاضر میں کسی کوئی وحی الہی کا حال نہ ہو۔ اور وہ علمی و عملی معیاروں پر پورا نہ اترے انبیاء گذشتہ کے متعلق بھی دل شکوک و شبہات سے پاک نہیں رہ سکتے۔ کیوں نہ ہم حضرت مرزا صاحب کی وحی کو آپ کے پیش کردہ معیاروں پر پرکھ لیں۔ تشکیل جدید میں آپ نے وحی کی حقیقت پر جو دلائل پیش کئے ہیں ان میں اس وقت صرف

ذو سے بحث کر چکا۔

اقبال۔ خیال ہو سکتا ہے کہ کشف و الہام انسان کی اپنی ہی نفسیاتی کیفیات کا نتیجہ ہوں۔ اور کسی بیرونی ہستی یعنی خدا کا اس میں دخل نہ ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آئے دن ہم اپنے ماسوا دوسری یا شعور ہستیوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہم کس طرح جانتے ہیں کہ وہ عقل و شعور رکھتی ہیں؟ بلاشبہ جو ابی باشندہ ہستی کے وجود کی دلیل ہے۔ اور قرآن حکیم نے بھی یہی نظریہ پیش کیا ہے۔ اذ اسألت عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوتی الداع اذا دعان" گویا استجابت دعای آپ کے نزدیک قطعی ثبوت ہے۔ اس امر کا مدعی الہام اپنے دعویٰ میں صادق ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے بھی استجابت دعا پر بے حد زور دیا ہے۔ اور تمام دنیا کے شیخ کو حیلج دیا ہے۔ کہ وہ آئیں۔ اور اس امر میں مقابلہ کر دیجیےں اور دہریوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ ان کی صحبت میں رہ کر خدا کی قدرت کے کشف و کشف دوم۔ آپ نے عملی معیار پیش کیا ہے۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ہیں خود کھنے کی ضرورت نہیں۔ احمدیت کی مخالفت کی بنا یہی ہے۔ کہ یہ درخت ایسا پھل پھوٹے کہ تمام کائنات عالم میں اس کی شاخیں پھیل گئی ہیں اور یہ ایسے پھل لایا ہے۔ کہ دنیا کی تمام دکانیں پھسکی پڑ گئی ہیں۔ اور لوگ جوق در جوق ان ٹر ٹر لٹے شیریں کے لئے بے قرار دوڑے آتے ہیں۔

علامہ اقبال کیسے مہدی کے منتظر ہیں
اس سے صریحاً ثابت ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب ہی "مرد حق" ہیں۔ مگر جیسا کہ علامہ اقبال خود لکھتے ہیں جب انسان کے قلب پر مادیت کا غلبہ ہوتا ہے تو

در نیاید جستجو آں مرد را گر چه بسند رو بود آں مرد را واقف بھی رہی ہے۔ کیونکہ علامہ اقبال عام مسلمانوں کی طرح اس شخص کو مہدی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ جو اسلامی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ گویا "نرد دولت" کی حرص کی آلالش نے ان کے نشیمن دل کو مکدر کر دیا ہے۔ اور وہ اس بات کو قبول گئے ہیں کہ یہود یوں بھی حضرت مسیح کا انکار اسی بنا پر کیا تھا۔ کہ وہ ایک غریب انسان ہے۔ اور میں تو یہودیوں کے بادشاہ کی انتظار رہے۔ انہوں نے علامہ اقبال حضرت مسیح علیہ السلام کی نصیحت کو قبول گئے۔ کہ تم پہلے خدا کی بادشاہت تلاش کرو۔ پھر دنیا کی تمام نعمتیں خود بخود تمہارے قدموں میں کھنچی چلی آئیں گی۔ حیرت تو یہ ہے۔ کہ علامہ اقبال نے خود یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ مگر بروقت قبول گئے ہیں۔ کہ مرد حق اول اندر نار خود سوزد ترا باز سلطانی میا سوزد ترا پہلے تن خاکی میں جان پیدا کر نیکی ضرورت ہے پھر

جوہات احمدیوں کیلئے شرمناک وہ اصراریوں کے لئے جائز ہے

کے بچھڑ مشکور ہیں۔ اور آپ کے اس نیک کام کو عورت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خدا کرے۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ مستحسن اقدام شہر لہ صیاناہ کے دوسرے اصحاب کے لئے بھی جن کے مرزائی کرایہ دار ہیں قابل تقلید ثابت ہو۔

اس کے ساتھ ہی مرزائی سبزی فروش کا بائیکاٹ کے عنوان سے لکھا ہے۔ ایک مرزائی زمیندار سبزی کا ایک چھکڑا سندھی کے باہر فروخت کرنے کے لئے لایا۔ شہر کے سبزی فروش مسلمانوں نے اس کی سبزی خریدنے سے انکار کر دیا۔ ایک منہو جاٹ نے اس کی سبزی خریدنی چاہی۔ مگر وہ بھی یہ معلوم کر کے کہ سبزی والا مرزائی ہے۔ دوسری جگہ سے سبزی لیکر جیتا۔ مرزائی زمیندار گیارہ بجے تک منڈی کے باہر اپنی سبزی کا چھکڑا لائے کھڑا رہا۔ آخر سبزی فروخت کئے بغیر ہی گھر چلا گیا۔ یہ ساری سچی و کوشش محلہ چھاؤنی لہ صیاناہ کے ان درد مند مسلمانوں کی ہے۔ جنہوں نے ان مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ امید ہے۔ سو دیگر کوچوں و محلات کے مسلمان بھی اپنی اسلام نوازی کا ثبوت محلہ چھاؤنی کے غریب زمینداروں کی طرح دیکھیں۔

سوال یہ ہے کہ جب ۶ ارسئی کے پرچہ میں احسان میں تین خبریں ایک ہی صفحہ پر درج کر چکی اور اسے "مذہب ایمان" اسلامی فرض کا اعلان "اسلام نوازی" نیک کام "مستحسن اقدام" قابل تقلید مثال وغیرہ نشاندار الفاظ سے تعبیر کر چکا ہے۔ تو ۸ ارسئی کے پرچہ میں اسے جماعت احمدیہ پر قادیان میں غیر احمدیوں کے بائیکاٹ کا سراسر غلط الزام لگا کر اسے شرمناک ذہنیت "تنگ نظری" شرمناک اور رکیک فعل "وغیرہ وغیرہ بے ہودہ گوئی کا کیا حق ہے

حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ پر مظالم روا رکھنے کے سلسلہ میں بائیکاٹ خود کر رہے ہیں۔ اور اپنے اس پراپیگنڈہ کو زیادہ موثر بنانے کے لئے احمدیوں کی طرف بھی غلط باتیں منسوب کرتے رہتے ہیں قادیان میں احمدی دھوبیوں کی ضرورت کے یہ معنی قطعاً نہیں۔ کہ غیر احمدی دھوبیوں کا بائیکاٹ ہے۔ بلکہ احمدیوں کا کام زیادہ ہونے کی وجہ سے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

الفضل کی ایک قریبی اشاعت میں جناب نظر صاحب امور عامہ نے اعلان کیا تھا۔ کہ قادیان میں دھوبیوں کی قلت ہے۔ اگر باہر سے احمدی آجائیں۔ تو ان کو کافی کام مل سکتا ہے۔ ان کی ہر طرح سے اخلاقی مدد کی جائے گی" اسے احسان "۸ ارسئی نے قادیان کے مرزائیوں کی شرمناک ذہنیت" اور مسلمانوں سے شرمناک "قراردیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس بائیکاٹ سے جو مرزائی کر رہے ہیں۔ کوئی اور شرمناک اور رکیک فعل نہیں ہو سکتا۔"

لیکن اسی احسان "نے ایک دن قبل یعنی ۶ ارسئی کے پرچہ میں ایک خبر درج کی ہے جس کا عنوان ہے "ایک مرزائی طالب علم سے مکمل بائیکاٹ" اور لکھا ہے "ایک مرزائی لڑکا کچھ عرصہ سے مسلمان طالب علموں کے ساتھ کھانا کھا یا کھا یا کرتا تھا۔ آخر مکمل شام کو انہوں نے پڑھنا اور بیڈ ماسٹر کی خدمت میں درخواست دی کہ وہ مرزائی کو ان کے ساتھ کھانا کھانے کی اجازت نہ دیں۔ چنانچہ ہر دو اصحاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ طالب علم مذکور کو اس امر کی اجازت نہیں ہے۔ اور اسے پور ڈران اسلایٹ ہو سٹل کا مذہب ایمان" قرار دیا ہے۔ پھر اسی صفحہ میں لہ صیاناہ کی یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ مدت سے محلہ صوفیاں میں ایک مرزائی ملائی رہتی تھی۔ جو ڈاکٹر سید اصغر حسین صاحب کی کڑواہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلامی فرض کا احساس کرتے ہوئے اس مرزائی سے اپنا مکان خالی کر لیا۔ اہل محلہ ڈاکٹر صاحب کی اس اسلام نوازی

۴ میں اس بکت کو علامہ موصوف کے ارشادات پر ہی حتم کرتا ہوں۔

زندہ اوو
نقش حق را در جہاں انداختند
من نمی دانم چہاں انداختند
حلاج
یا بزور دلیبری انداختند
یا بزور قاہری انداختند
زانکہ حق در دلیبری پیدا نترست
دلی از قاہری اولی ترست
(عبادید نامہ)

کیونکہ علامہ اقبال نے کہا کہ جو اشد پیش کشے ہیں ان میں میر کا حلقہ کے عقیدہ کا ذکر ہے۔ کہیں ایسی آزادیاں تمہیں میسر انالحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

شائد علامہ موصوف کو ڈر ہے کہ کہیں حلاج انہیں یہ لکھا اپنی صف میں شامل کرنے سے انکار نہ کریں کہ "کے گشتہ نشد از قبیلہ نامیت" (عبادید نامہ) کیا یہ حکم دیکر کہ

مخودم ہر تخلیق خودی شو
انا الحق گوئے و صدیق خودی شو
پھر وہی حلاج کی رسم تازہ تو نہیں کرنا چاہتے آپ کو حسرت ہے کہ نطشہ یادوں کے ماتھے سے نچ نکلا۔
بود حلاجیہ بشہر خود غریب
جاں ز مابرد گشت اور اطیب
اور جو تک آپ ہی نطشہ و حلاج سے کم نہیں۔
یہ کہ حلاج آپ کو عبادید نامہ میں بتا چکے ہیں
سے آنچہ من کر دم تو ہم کردی ہترس
اس لئے شاید آپ کو یہ منظور ہے۔ کہ مٹا سے
جان سلامت نہ لے جائیں۔ اسی لئے احمدیوں
کی آڑ میں حکمت سے قانون بنوانا چاہتے ہیں۔
کہ انا الحق کہنے والے دار پر کھجا دیئے
جائیں تاکشتہ ہو کر قید و منصور میں شامل
ہو جائیں۔

ڈاکٹر صاحب! یہ یاس و حزن کی پکار ہے۔
اے میل شوریدہ سرا ہے نالہ ترا فام ہمیں
آ۔ احمد کے قدموں میں آتا تیری دعا مستجاب ہو۔
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر (بال جبریل)
جہاد کے متعلق میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا
ہوں۔ کہ آپ کو ہمارے عقیدہ جہاد کے متعلق غلط
فہمی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ جہاد منورج ہے۔
جہاد ہر وقت فرض ہے۔ اس کی نوعیت زمانہ
و ضروریات کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے اگر
اسلام پر قلم و لسان سے حملے ہوتے ہیں۔ تو ان کا
انذراع اسی طرح کیا جائیگا۔ اگر اسلام پر مادی
طاقت سے حملہ کیا جائے۔ تو مقابلہ مادیات سے
کیا جائے گا۔ چونکہ آجکل یارود توپوں کے
ذریعہ سے نہیں بلکہ زبانون اور قلموں کے رتے
پھینکا جاتا ہے۔ اس لئے ہم اس "نور" کا اسی
ذریعہ سے "اتمام" کر رہے ہیں۔ جسے دشمنان
دین "یا فواہ ہم" سمجھنا چاہتے ہیں۔ یاد رکھئے
جو اس جہاد میں حصہ نہیں لے رہے۔ وہ جہاد
بالسیف کے وقت بھی اپنے دلوں سے نہیں
نکلیں گے۔ جیران ہوں۔ ڈاکٹر صاحب جہاد بالسیف
پر اس قدر مصر کیوں ہیں۔ جبکہ سے
پھول کی جی سے گٹ سکتا ہے میرے کا جگر۔

جہاں مستعار ہو مٹکا جا سکتا۔ اور اس کی خاکستر
نئے جہاں کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔
میرا ڈاکٹر صاحب کے متعلق وہی خیال ہے۔
جو انکا نطشہ حکیم الماوی کے متعلق ہے۔ یعنی
قلب ادمون و ماغش کا فرست
آپ نطشہ کی ناکامی کا رونا درتے ہوئے فرماتے ہیں
کاش یہ دے در زمان احمدی
تا رسیدے بر سر در سر مدے
احمد سے آپ کی مراد حضرت شیخ احمد سرہندی
ہیں۔ دانتے نعمت یہاں تو ایک احمدی موجود
تھا۔ مگر تن کی ارزانی نے جان احمد کے دیدار کی
توفیق نہ دی۔ اب بھی وقت ہے۔ گردن جھاڑ
کر اٹھ کھڑے ہوں۔ اور اس نگاہ سے جس کے
متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"ذیہ ام ہر دو جہاں را بنگاہے گاہے"
مجدد دوران کو بھی دیکھ لیں۔ اگر مجدد الف ثانی
نطشہ کے رہبر بن سکتے تھے۔ تو مہدی زمان آپ
کی ہدایت کیوں نہیں کر سکتا۔ گھبراہٹ نہیں مہدی
"نار خود" میں جلا کر جہان بانی بھی سکھلا دینگا۔ گلاں
کے لئے صبر و استقامت اور زہد و اتقا کی ضرورت ہے

رواداری

آپ نے قومی وحدت کے نام پر عدم رواداری کی
جو تاقین کی ہے۔ وہ حیرت انگیز ہے۔ جہان تک قومی
وحدت کا تعلق ہے۔ وہ

دین مافی سبیل اللہ خدا
سہری ظاہر ہے۔ باقی رہا انتشار کا خوف۔ اسکے متعلق
تو آپ خود فرماتے ہیں۔ الہام ایک دنیا ہلا دینے
والے عمل کی شکل میں ظہور پذیر ہو کر آتا ہے۔
جان بیدار سے جو زاید در بدن
لرزه آفتد دریں دیر کہن اور
آفریندگان ثابت دیگرے

قلب را بخشہ حیات دیگرے
مجھے آپ کے مندرجہ ذیل الفاظ پر ہلکا کر کے انتہا جرت
ہوتی۔ میں راسخ العقیدہ ہندوؤں کے اس مطالبہ
کو کہ آئندہ آئین میں مذہبی اصلاحات کے تحفظ کا
بندوبست کیا جائے۔ "قد کی نگاہ سے دیکھنا ہوں
بلاشبہ یہ مطالبہ سب سے پہلے مسلمانوں کی طرف
سے پیش ہونا چاہئے تھا۔" احسان
حالانکہ اس کے بالکل اس آپ تشکیل جدید الہیات
اسلامیہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ "مذہب میں قدامت پرستی
انتی ہی بری ہے۔ جتنی کہ زندگی کے اور شبیوں میں
یہ ایگو (Ego) کی تخلیق آزادی کو تباہ کر دیتی
ہے۔ اور تازہ روحانی جولانیوں کے راستے سدود
کردیتی ہے۔"
ڈاکٹر صاحب فلسفہ خودی کے علمبردار اور حلاج
کے زبردست مداح ہیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس
کی صف میں شامل ہونے کی تیاریاں تو نہیں ہو رہی

حیدرآباد دکن کے اہم واقعات

افضل کے خاص نامہ نگار حیدرآباد کے قلم سے

درس قرآن

احمدیہ جوہلی ہال واقع چین افضل گنج میں بعد نماز مغرب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی درس قرآن دیتے ہیں۔ حقائق و معارف قرآنی سے حاضرین بے حد مخطوط ہوتے ہیں۔ مثلاً شیخان حق کے استفسارات کے جوابات بھی دئے جاتے ہیں

امیر جماعت احمدیہ کی عظالت

مولوی ابوالحمید صاحب آزاد امیر جماعت احمدیہ جوہلی گنج موعود علیہ السلام کے ۱۳ صحابہ میں سے ہیں سخت علیل ہیں جماعت احمدیہ سخت مضطرب و بے چین ہے اور اپنے امیر کی صحت کے لئے دست بردار ہے۔

مبلغین بیرون کی آمد کی ممانعت

مطلوبات عامہ حیدرآباد کی شائع شدہ چٹھی کی بنا پر فرقیہائے اسلام کے مبلغین بددن حصول اجازت سرکار عالی ممالک محروسہ میں داخل ہونے سے روک دئے گئے ہیں۔ اس حکم کے نافذ ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ مصباح الاسلام نامی ایک مولوی صاحب سنی المذہب حیدرآباد آئے تھے۔ اور اہل تشیع اصحاب کے عقائد کے خلاف شدید کتبہ چینی کرتے تھے۔ جس سے اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ شیعہ سنی فرقوں میں تصادم نہ ہو جائے۔

کوٹوال صاحب بلدہ کی نسبت بے بنیاد افواہ

نواب رحمت یار جنگ بہادر کوٹوال بلدہ شبانہ درج جس تن درہی و جفاکشی سے کام کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ کوٹوالی کی حالت روز بروز بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ ان کی نسبت یہ افواہ تھی کہ کوٹوالی بلدہ سے صوبہ داری سررشتہ مال پر تبدیل کئے جائیں گے۔ مگر باخبر عقول سے اس خبر کی تردید ہو گئی ہے۔

سابق کوٹوال شہر کے بنگلہ میں خودکشی راجہ بہادر دکنٹ راماریڈی سابق

کوٹوال بلدہ کے بنگلہ پر ایک شخص مسمی راج ریڈی نے آم کے درخت سے رسہ لٹکا کر خودکشی کر لی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس پر سرقہ کا شبہ تھا۔ اور اسے بنگلہ کے پہرہ میں دیدیا گیا تھا۔ یہاں سے اس نے کسی طرح مخلصی پا کر خودکشی کرنی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے متعلق کوٹوال صاحب بلدہ کے نام ایک مکتوب بھیجے چھوڑا جسے کوٹوالی بلدہ نے برآمد کر لیا ہے۔

ملکہ دکن کا حج

علیہ حضرت دلہن پاشا بیگم صاحبہ جو رعایا حیدرآباد دکن کی ہر دلہن بیگم ہیں۔ بخیر دعائیت حج کر کے تشریف لے آئی ہیں۔ دوران قیام حجاز میں سنا ہے کہ علیہ حضرت نے فرارخ دلی سے خیریت تقیم کی سررشتہ صنعت و حرفت ملکی صنعت و حرفت کی ترقی و احیاء کے لئے سرکار عالی نے بعرف کثیر محکمے قائم کئے ہیں۔ آج کل نواب زمین جنگ بہادر منصرم متمدن سرکار عالی ہیں۔ اس سے پہلے سزنی اے کانس آئی تھی اس عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔ ان میں کام کرنے کی عجیب روح تھی۔ انہوں نے ابتدائی کاروبار کے لئے سرکار کا روپیہ بے دریغ خرچ کر لیا۔ لیکن ان کی سیکم ابھی عالم طفولیت میں تھی کہ ان کی مستعار خدمات کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کے جانشین نواب صاحب ممدوح خاموشی کے ساتھ سررشتہ کی نلاج و بیہود میں گئے ہوئے ہیں۔ اخبارات شاکہ ہیں کہ سررشتہ صنعت و حرفت پر جمود کیوں طاری ہے۔ آیا سرکار کانس کی سیکمیں بے نتیجہ ثابت ہو رہی ہیں۔ اور ناقابل عمل پالی جا رہی ہیں۔ یا کوئی اور باعث ہے۔

حیدرآباد اور وفاق

باب حکومت سرکار عالی کے ایک مقدمہ رکن کی رائے یہ ہے کہ عنقریب ہندوستان میں جو دستور وفاق نافذ ہونے والا ہے

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

عید الاضحیٰ کی تقریب چالیس نو اصرہی

گذشتہ رپورٹ کے بعد اس وقت تک جو کام ہوا ہے۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

تبلیغ بیماری کے ایام کے علاوہ باقاعدہ ہفتہ داری کھلی ہو ا کا پیکر جو ہر ہفتہ کی شام کو لیگوس کے مختلف محلوں میں ہوتا ہے دیا جاتا رہا ہے۔ ایسے ہی جیل خانہ میں مسلمان قیدیوں کو اخلاقی و غلط ہر اتوار کو کیا جاتا ہے جس کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام بھی پہنچا دیا جاتا ہے۔

درس

اپنی جماعت کے دستوں کے افواہ کے واسطے قرآن کریم۔ حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدہ جاری ہے۔ نیز ہر اتوار کی صبح کو چنگا کا درباری لوگ فارغ ہوتے ہیں۔ خصوصیتاً احمدیت اور ترقیتی معنائیں پر پیکر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کوششوں کو بابرکت بنائے۔ اسلام کی اشاعت اور احمدیت کی مضبوطی اور ہماری روحانی تقویت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

عید الاضحیٰ

۱۶ مارچ۔ ہفتہ کے روز عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔ ہماری عید گاہ چند میل اس میں سلطنت آصفیہ کو شامل ہونا چاہئے یہاں کے اخبارات اور اہل الرائے سے خیال کرتے ہیں کہ جہاں تک دفاع کا دھماکا موجود صورت میں مقصور کیا جاتا ہے۔ حیدرآباد کا دفاع میں شامل ہونا اپنی خصوصیتاً کو ترک کرنے کے مترادف ہے۔ کم از کم پندرہ لاکھ نظام پر اس کا ضرور اثر پڑے گا۔ جو سلطنت آصفیہ کے امتیازی نشانات ہیں اور جو کسی اور ریاست کو نصیب نہیں۔

کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لئے وہاں جانے آنے میں بہت وقت لگتا ہے۔ بالخصوص جب کہ ہم شوکت احمدی کے اظہار کی خاطر جلوس کی صورت میں جاسیں خطبے تھوڑا وقت ملتا اس لئے میں نے عید سے دو یوم قبل ایک خاص جلسہ کے مفضل طور پر قربانی کے فلسفہ اور حکام پر پیکر دیا۔ اور یہاں کے دو نہایت مقتدر اخبارات میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر بھی کیا۔

عید کے دن خاکسار کی جائے رہائش سے عید گاہ تک باقاعدہ جلوس میں گئے۔ عاجز نے نماز عید ادا کر لی اور خطبہ پڑھا۔ پھر عید کی صورت میں عاجز کی جائے رہائش تک واپس آئے۔ جہاں تمام بھائیوں اور بہنوں کو عید مبارک کہہ کر دو داغ کیا گیا۔ انہوں نے بھی عاجز کو عید مبارک باد کہنے کے علاوہ درخواست کی۔ کہ ان کی طرف سے عید مبارک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نصرہ اور اجاب کی خدمت میں پہنچادی جائے۔ جس کو میں اس عریضہ کے ذریعہ دستوں تک اور حضرت کے حضور پہنچاتا ہوں۔

جب سے جامع مسجد کا مقدمہ ہمارے خلاف ہوا ہے۔ مخالفین کی بدبین نگاہ خصوصیت سے ہماری طرف کی ہوئی ہے مگر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مواقع پر ہمارے جلوسوں نے ان کی آنکھ میں خاک ڈال کر انہیں مایوس کر دیا ہے۔ اور ان کی آنکھ میں قلب الیہ البصر خاصاً متاثر ہو چکی ہے۔ مصداق ثابت ہوئی ہے۔

یوم التبلیغ

ہم نے یوم التبلیغ نامہ تجریا میں اپریل اور گولڈ کورس میں ۷۲ کو منائے۔ نامہ تجریا میں سب سردوں اور عورتوں بڑوں اور چھوٹوں نے اپنے امام کی ارشاد کی تعمیل میں اس دن گھر پر گھر تبلیغ کی۔

ضلع منگمری احمدیوں کا حضور امیر المومنین کا شاکشاہ

ان فداکاروں کو جو دیر سے سخت دھوپ میں منتظر کھڑے تھے۔ اپنے دیدار سے مسرور فرمایا۔ سٹیشن منگمری پر جماعت احمدیہ منگمری کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا جو بابل غلام حسین صاحب چاہلوی ایڈیٹر اخبار "ہمدرد" منگمری سکریٹری تبلیغ نے پڑھ کر سنایا۔ (جو آگے درج ہے) ایڈریس نہایت دیدہ زیب کاغذ پر لکھا ہوا اور فریم کیا ہوا تھا۔ ایڈریس پڑھنے کے بعد ایڈریس اور جلسے نماز جماعت کی طرف سے شیخ اعجاز احمد صاحب سباج نے حضور کی خدمت میں پیش کی۔ جو حضور نے قبول فرما کر جماعت کو سر ہون منت فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا چونکہ ایڈریس کا جواب دینے کے لئے وقت نہیں۔ اس لئے میں اس کے جواب میں دعا کرتا ہوں۔ اور حضور نے دعا فرمائی۔ آخر اللہ اکبر کے پر جوش نعروں میں گامڑھی روانہ ہوئی۔ اور جب تک گامڑھی نظروں سے اوجھل نہ ہوئی حضور دروازہ میں کھڑے رہے۔ اور قطعاً یہی جب تک نگاہوں نے یاری کی نہ ہوگی لگائے رکھی۔

اس موقع پر اسٹیٹن مارٹر صاحب منگمری اور ان کے سٹان کا شکر ادا کرنا لازمی ہے۔ جنہوں نے سر ممکن ہولت جماعت کے افراد کو پھیلایا۔ ان کا رویہ نہایت ہمدردانہ اور شریفانہ تھا۔ اذکارہ کے خبر موصول ہوئی ہے کہ سٹیٹن پر اذکارہ اور اس کے قریبی چکوں کے احمدی دستوں نے حضور کی خدمت میں حاضر کی کا شرف حاصل کیا غیر احمدی وغیر مسلم حضرات بھی بہت زیادہ تعداد میں سٹیٹن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ جنہوں نے حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا غرض منگمری کے احمدیوں کو خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایده اللہ تعالیٰ کی زیارت کا جو موقع عطا فرمایا۔ اس سے انہوں نے اچھی طرح فائدہ اٹھایا۔ (نامہ نگار)

۱۹ مئی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ بنصرہ العزیز کی ذات سے احمدیوں کے اخلاص کا حیرت انگیز نظارہ منگمری ریلوے سٹیٹن پر دیکھا گیا۔ جب حضور سندھ سے واپسی پر کراچی میں سے منگمری پہنچے۔ صبح ہی سے پاک پٹن عارف دالہ اور دیگر چکوں سے جو شہر منگمری کے قریب ہیں۔ احمدی دست شہر میں آنے شروع ہو گئے۔ کراچی میں منگمری سٹیٹن پر سوا چار بجے بعد دو پہر آتی ہے۔ مگر احمدی دست دس بجے سے ہی اسٹیٹن پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور گاڑی کے آنے تک کوئی تین سو کے قریب دست آگئے۔ شیخ اعجاز احمد صاحب سباج دس پرینڈینٹ جماعت احمدیہ منگمری۔ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب اسسٹنٹ سرجن ریلوے ڈسپنسری اور جیدار محمد اسمعیل صاحب جماعت کی طرف سے حضور کے استقبال کے لئے میاں چنوں پہنچ گئے۔ اور پھر حضور کے ساتھ واپس آئے۔ شیخ جان محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس اور چودہری نور الدین صاحب ذیلدار چک حضور کے استقبال کو چیمپ وٹنی پہنچ گئے تھے۔ منگمری کے ضلع میں جہاں کراچی میں ٹھہری۔ پہلا سٹیٹن چیمپ وٹنی تھا۔ وہاں قریب ایک سو احمدی گردنواح کے چکوں سے حضور کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشا۔ راستہ میں چکوں پہنچتا ہے۔ جب گاڑی اس چک کے قریب پہنچی تو وہاں کی احمدی ستورات بچے اور وہ احمدی جو سٹیٹن چیمپ وٹنی پر نہ پہنچ سکتے تھے۔ ریلوے لائن کے ساتھ حضور کے منتظر کھڑے تھے۔ چودہری نور الدین صاحب نے عرض کر دیا تھا۔ کہ ان کے چک کے جو لوگ سٹیٹن پر نہیں آسکے وہ سڑک پر منتظر ہیں۔ حضور ان کو چیمپ وٹنی سے دیکھنے کا موقع دیں چنانچہ حضور کھڑکی میں بیٹھ کر

کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ان کے اندر خدا کی ایک بہت بڑی امانت ہے۔ اس امانت کی حفاظت ان کا سب سے اولین فرض ہے۔ لہذا وہ اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اس امانت کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے ایمانوں ان کے اخلاص اور ان کی ہمتوں اور ان کے صبر کی ایک آزمائش ہے۔ وہ دشمن سے نہ ڈریں کہ انہیں مستحقین۔ وہ امانت قادیان کے مقدس مقامات ہیں۔ حضرت امیر المومنین کا بابرکت وجود۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تمام خاندان ہے۔ اور پھر صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ پس میرے دوست عقد ہمت بازو کر اس امانت کی حفاظت کے واسطے کھڑے ہو جائیں۔

خدا کے فضل سے کام چور ہے۔ ہر دو سکر نریان اور پانچ اسرائیلی کیٹیجی جو میں انتظام کے لئے مقرر کر آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے اور احسن طور پر خدمت اسلام بجا لاری ہے۔ مشن ہنؤس کی عمارت تقریباً مکمل ہو چکی ہے سکول ترقی کر رہے ہیں۔ اور سکولوں کے لئے اس سال سرکاری امدادی فہرست میں شمولیت کے لئے کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ میں چند ماہ کے لئے گولڈ کو سٹ واپس جا رہا ہوں۔ بلوچ نذیر احمد صاحب جب وہاں تشریف لے آئیں گے۔ تو میں پھر لیکوس آجاؤں گا۔ اور یہیں میرا مستقل قیام ہوگا۔

اصلاح۔ افضل اور الحکم سے معلوم ہوا کہ ۱۸ فروری کو حضرت امیر المومنین نے عاجز کے مکان کی محلہ دارالفضل میں بنیاد رکھی۔ میں اس کے لئے حضرت امیر المومنین کے حضور اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں نہایت ہی شکر و امتنان کے جذبات سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ جزاکم اللہ احسن الجزا عرض کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مکان کو ہمارے لئے اڈہ ہماری نسلوں کے لئے بابرکت بنائے۔ یہ مکان میرا نہیں بلکہ میری بیوی کا ہے جس زمین پر یہ مکان بن رہا ہے۔ وہ کچھ تو ادائیگی مہر میں اور کچھ بطور ہبہ میں اپنی اہلیہ کو دے چکا ہوں۔ اور مکان کی لاگت فی الحال وہ اپنا زیور بیچ کر مہیا کر رہی ہیں۔ اس اصلاح کی ضرورت ہستی مقبرہ کی وصیت اور تقسیم جائداد کی وجہ ضروری ہے۔

درخواست دعا
بالآخر میں حضرت امیر المومنین اور اجاب کی خدمت میں نہایت عاجزی سے التماس کرتا ہوں۔ کہ دعا فرمائی جائے کہ اس علاقہ میں عاجز کو احمدیت کے پھیلاؤ سے حصہ وافر نصیب ہو۔ پھر احمدیوں اور بہنوں کے لئے اور ہمارے سکولوں بچوں کے لئے دعائیں کی جائیں۔ میرے والد صاحب۔ بیوی بچوں۔ سسرال حقیقی و نسبتی

عاجز نے جیل خانہ میں جا کر قیدیوں کو اور چند عیسائی دوستوں کو اپنے ہاں پائے پر بلا کر تبلیغ کی۔ اس کے علاوہ ایک نہایت مقتدر عیسائی اخبار میں ریویو انگریزی میں سے ایک مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق چھپوایا گیا۔ اس کے علاوہ ایک دو ورقہ "اسلام اور افریقہ" کافی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

گولڈ کو سٹ
خدا کے فضل سے کام چور ہے۔ ہر دو سکر نریان اور پانچ اسرائیلی کیٹیجی جو میں انتظام کے لئے مقرر کر آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے اور احسن طور پر خدمت اسلام بجا لاری ہے۔ مشن ہنؤس کی عمارت تقریباً مکمل ہو چکی ہے سکول ترقی کر رہے ہیں۔ اور سکولوں کے لئے اس سال سرکاری امدادی فہرست میں شمولیت کے لئے کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ میں چند ماہ کے لئے گولڈ کو سٹ واپس جا رہا ہوں۔ بلوچ نذیر احمد صاحب جب وہاں تشریف لے آئیں گے۔ تو میں پھر لیکوس آجاؤں گا۔ اور یہیں میرا مستقل قیام ہوگا۔

متفرق
عاجز کے اس جگہ آنے سے جماعت نے روحانیت میں ترقی کی ہے۔ احمدیت کی واقفیت پہلے سے زیادہ ہے۔ قرآن کریم اور دیگر دینی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق ترقی پر ہے۔

نومبائین
ایام زیر پرورد میں چالیس افراد نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی بیعت بندوبست اور عاجز کے ہاتھ پر کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت بخشے اجاب قادیان سے گزارش حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ نے کے خطبات اور افضل کے مصنفین سے ان فتنہ پردازوں کا علم ہوا۔ جو مخالفین ہندوستان میں جماعت احمدیہ اور مرکز سلسلہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے میں ہندوستان اور بالخصوص قادیان میں رہنے والے بھائیوں سے ایک درخواست

THE STAR HOSIERY WORKS LTD. QADIAN

ہماری چراہوں کی مقبولیت

کا اس حقیقت سے اندازہ کیجئے۔ کہ کمپنی کو زیادہ مانگ کے باعث اپنا کارخانہ وسیع کرنا لازمی ہو گیا۔ چنانچہ کچھ مشینری کراچی پہنچ گئی ہے۔ اور مزید مشینری منگوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

آپ بھی

اس نفع بخش قومی تجارت میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ تفصیلات کیلئے کمپنی سے خط و کتابت کریں

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

تحقیق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد

کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہئے ہم

نے عرق نور کی قیمت غیر فی شینٹی یا پکیٹ کی بجائے غیر کر دی ہے۔ تاکہ ضرورت مند احباب باسانی فائدہ اٹھاسکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تی صفت بگڑ یا معدہ زیرقان۔ کمی بھوک۔ کمزوری شانہ دائمی قبض پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف تو عرق نور مجرب المجرّب ثابت ہوگا۔

موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو دور کرتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صلح خون پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اگر ایضاً علم ہے۔ بانچھن انھار کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بنا تا ہے۔

فہرست مفت طلب کریں
ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو۔ اس غم سے ہر بشر کو الہی فراغ ہو۔ پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو۔ دشمن کا یہی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو۔ جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین حنا شاری طبیب کا ہم بناتے ہیں جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک فوہ منگھا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں قیمت فی تولہ سوارو پیسہ بمکمل خوراک گیارہ تولہ بکشت منگھانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین کا خطبہ جمعہ بھارت ٹریکٹ شائع ہو گیا

حضرت امیر المومنین کا خطبہ جمعہ

بھارت ٹریکٹ شائع ہو گیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ اپریل ٹریکٹ کی صورت میں چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اس خطبہ میں سر طغر علی کے اس اعلان کا جواب ہے۔ جو انہوں نے حال میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع کیا۔ علاوہ ازیں احسار یوں کی مسلمانوں کو تباہ کرنے والی حرکات کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ ۲۹ x ۲۲ سائز کے ۱۶ صفحہ کا ٹریکٹ ہے۔ قیمت ایک روپیہ سیکڑہ علاوہ محصول ڈاک۔ رختج کے مطابق رکھی گئی ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ملکہ منگھالیں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کی جائے۔ یا دی۔ پی کی اجازت دی جائے۔

میں بھرا الفضل

الفضل میں اشہار دنیا کی میاں بی بی

علاؤ الرحمن کاغانی اینڈ سنز دوا خاں چانی قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندستان اور مالک غیر کی خبریں

برلن ۲۱ مئی - ہر ہنگر نے آج پیشکش میں بین الاقوامی مسائل کے متعلق جرمنی کی روش واضح کرنے کے لئے ایک اہم تقریر کی جس میں کہا کہ جرمنی نے جینیوا کے معاہدہ پر عمل کو مسترد کر دیا ہے۔ معاہدہ درستی کو صرف جرمنی نے ہی نہیں توڑا بلکہ ان حکومتوں نے بھی توڑا ہے جو معاہدہ کے مطابق غیر مسلح نہ ہوتیں۔ جب تک سادست کی صحیح بنیادیں نہ قائم کی جائیں۔ جرمنی مجلس اقوام میں شریک نہیں ہو سکتا۔ جرمنی معاہدہ کارنو کی پوری پوری پابندی کرے گا۔ بشرطیکہ دوسرے ارکان معاہدہ بھی اس کی پابندی کریں۔ جرمنی ہر اس کو مستثنیٰ میں عملی حصہ لینے کے لئے تیار ہے۔ جو متحدہ اسلحہ یا بیخ اسلحہ کا باعث ہو سکے۔ اور جرمنی ہر وقت ایسے بین الاقوامی معاہدہ میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے جو بیرونی مداخلت کو عملی طور پر روک سکے۔ بشرطیکہ تمام دوسری طاقتوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہو۔

لنڈن ۲۲ مئی - آج ہائی کورٹ کے فیصلے نے سینیٹلر بینک آف ناردرن انڈیا کو دیوالبیہ قرار دئے دیا۔ اور حکم دیا کہ بینک کے دروازے بند کر دئے جائیں۔ اور اسے سرکاری ایکسپروپریشن میں دیدیا جائے۔ نیز فیصلہ میں لکھا ہے کہ ڈائریکٹروں کے متعلق الزامات کی تحقیقات کی جائے۔

تانا کے خلاف فوجداری اور دیوانی مقدمات چلائے جائیں۔

شمولہ ۲۲ مئی - پرتاپ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یہاں کے پولیسنگل معلقوں میں یہ افواہ بڑے فور سے پھیل رہی ہے کہ بہاول پور اور مالیر کو ملکہ کی ریاستوں کا انتظام برطانوی انسروں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور دونوں دلیان ریاست کو کچھ عرصہ کے لئے یورپ بھیج دیا جائیگا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دونوں ریاستیں بھاری قرضوں کے نیچے دی ہوئی ہیں۔ اور ان کی رعایا کی طرف سے مسلسل ابھی ٹیشن ہو رہی ہے۔

شمولہ ۲۲ مئی - سلورجوبی فنڈ میں اس وقت تک ۷۷ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

میں عا د پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے ان کی واپسی کا انتظام کیا جائے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ہمارا راجہ صاحب کو واپس لانے کے لئے تیار نہیں۔

حالند ہر ۲۱ مئی - سکرٹری سنٹرل زمیندار لیک کی درخواست کے جواب میں وزیر اعظم ریاست کپور تھلہ نے جلسوں اور جلسوں پر سے ان پابندیوں کو دور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جو گذشتہ سال عائد کی گئیں تھیں۔

بمبئی ۲۲ مئی - آج گاندھی جی سے ایوشی ایڈیٹر پریس کے نمائندہ نے دریافت کیا۔ کہ آپ پالیٹکس میں کب حصہ لینگے۔ آپ نے جواباً کہا۔ کہ اگر تمہارے پاس خدا سے دریافت کرنے کا کوئی ذریعہ ہے تو یہ سوال اس سے دریافت کرو۔ وہ جو کچھ کہے۔ میں اسی پر عمل کرتا ہوں۔

مدرا اس ۲۱ مئی - مدراس فلائنگ کلب کے انسٹرکٹر نے راجی اور مدراس کے درمیان ۱۲۰۰ میل کا سفر گیارہ گھنٹے اور دس منٹ میں طے کر کے ہندوستان کی ہوابازی کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

پیرس ۲۱ مئی - اہل ملک کو ہوائی حملوں کے مہلک اثرات سے بچانے کے لئے زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ مجوزہ اندفاعی تدابیر کا عملی تجربہ کیا گیا بہت سے پورٹسٹانٹس کے لئے میں جن میں بالوضاحت بتایا گیا ہے کہ اگر ملک پر حملہ ہو تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے۔ پناہ کی جگہوں کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔

پیرس ۲۱ مئی - الجزائر کی وطن پرست جماعت کے کامل آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت فرانس نے ستر ہتھیاروں کو جلا وطن کر دیا ہے۔ اور شورش کو دبانے کے لئے مزید اخراج وہاں بھیجا دیا ہے۔

لنڈن ۲۱ مئی - وفاغی تدابیر کے سلسلہ میں سربالڈون ایک اعلان کرنے والے ہیں۔ جس کے ماتحت ہوائی فوج کو دگن کر دیا جائے گا۔ اول درجہ کے ہوائی جہازوں کی تعداد بھی دگنی ہو جائے گی۔ یہ پروگرام دو سال میں مکمل ہوگا۔

اجازت دی گئی ہے۔ آج ہاؤس آف لارڈز میں حکومت کی طرف سے ان الزامات کی تردید کی گئی۔ اور بتایا گیا کہ ایسی سینیٹا نے اسلحہ کا کوئی آرڈر برطانیہ کو نہیں دیا۔ اور نہ ہی برطانیہ علاقہ سے اس قسم کا کوئی سامان گزارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اہلی کا الزام سرتاپا غلط ہے۔

لنڈن ۲۱ مئی - معلوم ہوا ہے کہ ہاؤس آف سنز میں جب ۲۳ مئی کو انڈیا بل کا ریفرنڈم سٹیج زیر بحث آئے گا۔ تو نئے کاٹھی یوشن میں دلیان ریاست ہائے ہند کی پوزیشن کے متعلق وزیر ہند ایک اہم بیان دیں گے۔

قصور ۲۱ مئی - پالاشاہ کے قاتل محمد صدیق کی لاش کو پچانسی کے بعد با اذنی کرنے کے لئے قبرستان میں لے جایا گیا تھا تو اس وقت ایک ہندو کو پولیس نے گرفتار کیا۔ جس کے پاس ٹکوا اور چھرا تھا۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے اسے اڑھائی سال قید با مشقت کی سزا کا حکم دیا ہے۔

مزم مقامی آریہ سماج میں ہندی بچہ تھا۔ ٹائٹل آف انڈیا کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ کانگریس سے بالکل علیحدہ ہو جائیں۔ تاکہ اپنی ایک علیحدہ جماعت قائم کی جائے۔ جس میں ملک کی تمام پولیسنگل پارٹیوں کے نمائندے شامل ہو سکیں۔

ٹراڈنگور میں اچھوت کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے سٹر جوتل نے کہا۔ کہ چند سالوں میں یہاں عیسائیوں کی تعداد ۱۵ گنا ہو گئی ہے۔ ہر سال دس ہزار ہندو عیسائی ہو جاتے ہیں۔

ریاست الور کے جاگیرداروں کے ایک ہاؤس نے انگریز وزیر اعظم کے پاس جا کر اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ حکومت نے دو سال کے لئے ہمارا راجہ صاحب کو ریاست سے باہر بھیجا تھا۔ چونکہ اب یہ

بمبئی ۲۲ مئی - چاندی کے بازار صرفہ میں یہ عام خیال ہے۔ کہ چاندی کی قیمت بہت بڑھ جائے گی۔ اس لئے لوگ نہایت شوق سے روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ تاکہ قیمت زیادہ ہونے پر روپیہ بچھلا کر نفع کمایا جائے۔ حال میں نائب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بیان کیا تھا۔ کہ اگر روپیہ بچھلایا جانا شروع ہوا۔ تو گورنر نیاروپیہ جاری کرے گی۔

برلن ۲۱ مئی - جرمنی میں ہنگر نے ایک نئے قانون کا نفاذ کیا ہے۔ جس کے تحت بحری۔ بری اور ہوائی فوج میں ایک سال کی سروس لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ اس قانون کے ماتحت وزیر جنگ کی ایک نئی اسامی پیدا کی گئی ہے۔ جو تمام مسلح افواج کا انچارج ہوگا۔ یہ بھی اصول مقرر کیا گیا ہے۔ کہ ایام جنگ میں عورتوں اور مردوں دونوں کو لازمی طور پر ملک کی خدمت کرنی ہوگی۔ خالص یہودی انسل اور مخلوط نسل کے افراد کو فوج میں بھرتی نہیں کیا جائے گا۔

ٹانگن ۲۱ مئی - چینی حکومت کو دیر سے یہ شکایت تھی۔ کہ چین سے چاندی نا جائز طور پر برآمد کی جاتی ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے کئی طریق اختیار کئے گئے۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اب حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ چاندی برآمد کرنے والے کو سزائے موت دی جائے گی۔

برلن ۲۱ مئی - جرمن گورنمنٹ نے ہم کو ڈروس لاکھ پونڈ کا مزید قرضہ جرمنی کی انڈونیشیا کی پوزیشنوں سے لیا ہے۔ اس پر ۱۰۰ مئی صدی سود دیا جائے گا۔ اور اسے بے روزگاری کو دور کرنے کی جدت سکیم پر خرچ کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۱ مئی - اہلی کے اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ برطانیہ علاقہ سے ایسی نیا کو اسلحہ جات بھیجے گئے ہیں۔ اور برطانیہ علاقہ سے اس قسم کا سامان گزارنے کی